سوال

(181) ٹیلی وژن کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ٹیلی ویژن اوراسلامی فلموں کاکیا حکم ہے ؟کیا ہم تعلیم کی غرض سے یہ استعمال کرسکتے ہیں اورکیا ٹیلی ویژن تصویرمیں داخل ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

س وقت کی بڑی عجیب بات ہے کہ ہم فلموں کانام سنتے ہیں کہ یہ اسلامی فلمیں ہیں کہ یہ اسلامی اشتراکیت یااسلامی جمہوریت ہے مجھے ابھی تک کوئی شخص ایسانہیں ملاکہ جومجھے اس بارہ میں سمجھائے کہ ان کے یہ اسلامی نام کیونکر رکھے گئے ہیں، یہ نظریات اوراصطلاحات جویہودی ہیں یہ کیوں ہمارے اندرآئے ہ

یہ باطل نظریات اورخودساختہ الفاظ واصطلاحات جواہل الاھواء البدع کی پیداوارہیں، کیاہم میں ایک بھی ایساصاحب بصیرت آدمی نہیں کہ جوان اشیاء کی گہرائی میں جاکرسوچے، کیاکوئی یہ بات واضح کرسکتاہے کہ جولوگ غیرممالک میں رہتے ہیں، وہ یہ فلمیں وغیرہ تعلیم وتربیت کے لیے استعمال کرتے ہیں، کوئی بھ

جب اس کانقصان اس کے نفع سے بڑاہوتوہم اسے کیسے فائدہ مندکہہ سکتے ہیں

ﮯ بڑاہے ۔ یعنی شراب اورجوئے کا۔ تویہاں بھی ان فلموں اورپردہ اسکرین کانقصان ان کے نفع سے کئی گنابڑاہے ۔ توایک عاقل انسان کے لیے یہی لائق ہے کہ ان سے بچے ۔ یہ اشیاء اخلاق اورجوہرانسانی کوتباہ کرنے والی ہیں اوریہ تمام اشیاء یہودکے ہاتھوں میں ہیں اوروہ اہل اسلام کے سب سے بڑ

بہ ایک متحرک تصویرہے جوپردہ اسکرین پردیکھی جاتی ہے ، جاندارکی تصویرحرام ہے.جس کے بارہ میں بے شماراحادیث واردہوئیں ہیں جوتواترکی حدکوپہنچ جاتی ہیں کئی صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے یہ مروی ہے کہ آپ ﷺنے جاندارکی تصویربنانے سے منع فرمایاہےاورجوایساکرتاہے اس پرلعنت فرمائی ہےا

اگرسارے ممالک اسلامیہ ایک حرام چیزکوحلال کرنے پرتل جائیں اوراللہ اوراس کے پیغمبرنے اسے حرام کیاہوتووہ تمام غلطی پرہیں اگرکہیں درستگی ہے تووہ صرف اللہ اوراس کے رسول کے پاس ہے ۔

ب مسلمین سے اس طرح نکال دیاگیاہے ،اس طرح مسلمان اس کی اہمیت سے غافل ہوگئےہیں کہ علماء کرام کہ جواپنے آپ کوسلف کے عقیدہ پرتصورکرتے ہیں اوراپنے آپ کواہل الحدیث کہلاتے ہیں وہ بھی پوری طرح اس میں ملوث ہیں، میں نے خوداپنی آنکھوں سے دیکھاہے کہ بعض اہل حدیث جماعہ

جیساکہ سائل نے کہاتھاکہ اسلامی فلمیں کہ جوصرف تعلیم کی غرض سے دیکھی جاتی ہیں ان میں کوئی لہوولعب نہیں ۔

بالفرض مان لوکہ یہ اسلامی فلمیں فقط تعلیم کے لیے ہیں، لیکن ان میں صحابہ، تابعین اوراولیاء اللہ اورمحدثین کی جوتصویرکشی کی جاتی ہے کیاآج کاکوئی آدمی ان پاک ہستیوں کے برابرہوسکتاہے ؟کیاآپ اس کاتصوربھی کرسکتے ہیں کہ آج فاحش انسان کسی صحابی کی تصویرکشی میں ملوث ہو۔ ارے یہ صحابی توکیایہ تواس

ہ ،14 صدیاں گزرگئیں آج تک کسی بھی اہل علم نے تعلیم وتربیت کے لیے اسلاف کے زندہ ہونے کی شرط نہیں لگائی توآج ہمیں اس کی اتنی کیاضرورت پڑگئی کہ ہم ان بے کاراوربری اشیاء کی طرف رجوع کریں، کیاان حرام اشیاء کے بغیرآج تعلیم ممکن نہیں ؟غورکریں ۔

تی ہیں۔

ہ اس کے علاوہ ایسے ہی اسلام میں تصویرممنوع اورحرام ہے اوریہ

یژن تصویرکاایک آلہ ہے اورمشکوک چیزہے ،اورجومشکوک اشیاء کے قریب بھی جاتاہے ممکن ہے کہ وہ مشکوک سے حرام میں داخل ہوجائے اورعین ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے انسانی فحاشی میں غرق ہوجائے اوراسی وجہ سے اللہ تعالی کایہ فرمان ہے :

وَلَا تَقْرَبُوا لْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (الانعام : ١٥١)

نہ جاوچاہے جوظاہرہویاپوشیدہ ۔''

توجوشخص بھی یہ پسندکرتاہوکہ وہ اپنے ایمان اورعزت کی حفاظت کرے توان تمام عوامل سے اپنے آپ کوبچائے کہ جوایک پاکدامن انسان کوبرائی کے راستے پرڈال دیں جواہل اسلام اوراسلام کے دشمنوں کی ایجادات ہیں کہ ان کے ذریعہ سے لوگوں کوصراط مستقیم ہٹائیں ۔

علم کے مطابق ٹی وی بھی ممنوع ہے شرعی لحاظ سے ۔ اورہرمومن مرداورمومنہ عورت پریہ لازم ہے ،اپنے آپ کواوراپنے گھراس بڑی تباہی اورہلاکت سے،بچائیں کیونکہ اگروہ ایسانہیں کریں گے توتمام گھروالوں کاگناہ سربراہان کے ذمہ ہوگا۔ کیونکہ نبی ﷺنے ہرقل کوجوخط لکھاتھااس میں یہ بھی لکھاتھا :

لاریسیین)) (الجامع الصحیح للبخاری)

پھرگیاتوتمام اریسیوں کاگناہ تیرے سرہوگا۔''

توعزیزان من!ایسی تمام اشیاء سے اپنے آپ کوبچالوکہ جوظاہراتوبڑی اچھی ہیں لیکن حقیقت میں زہرقاتل کی حیثیت رکھتی ہیں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ